مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

التبئین والایضاح

للقیام

عند حی علی الفلاح

از افادات

ناصر الملۃ والدین حضرت مولانا حکیم حافظ شاہ ابو سلمان محمد عبد المنان صاحب مظہر
قادری چشتی منعمی ابو العلائی میاں بگھوی مدظلہ العالی مفتی شہر
وصدر مدرس مدرسہ عربیہ محمدیہ عظیم آباد۔ پٹنہ سیٹی

در مطبع اسلامی پٹنہ سیٹی طبع گردید

تعداد ۵۰۰

تقریظ حضرت صدر الافاضل ملک العلماء حامی دین متین مولانا مولوی ظفر الدین قادری رضوی ریٹائرڈ پرنسپل مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلہا والہ وصحبہ اجمعین
میں نے رسالہ التبیین والایضاح للقیام عند حی علی الفلاح مصنفہ
عالم المعی فاضل لوذعی جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول مولانا مولوی
ابو سلمان سید شاہ عبد المنان صاحب قادری چشتی ابو العلائی صدر مدرس
مدرسہ محمدیہ پٹنہ سیٹی شروع سے آخر تک سنا اس مختصر تحریر میں مولانا نے
ھذا ما وجدنا علیہ اباءنا کے قائلوں کا جس حسن وخوبی کے ساتھ
جواب دیا اور احادیث وفقہ کی عبارتوں سے اس مسئلہ کو مدلل فرمایا
یہ وہ مولانا ہی کا حصہ ہے خداوند عالم مولوی کہلانے والوں کو اس نام کی
عزت قائم رکھنے کی ہمت دے اور دلائل شرعیہ کے سامنے خلاف شرع
آباء اجداد و مرشد و استاد کے طریقۂ عمل پر اڑے رہنے سے بچنے کی توفیق عطا
فرمائے آمین بحرمۃ نبیہ الامین والہ وصحبہ اجمعین۔

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ
سابق مدرس و پرنسپل مدرسہ شمس الہدیٰ
پٹنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین والا تمکین!

دنیا میں ایسے افراد کی کمی نہیں جو ذاتی مفاد کے مقابلہ میں مذہبی مفاد کو پامال کر دیں۔ لیکن ایسے افراد بہت کم اور شاذ و نادر ہیں جو اجتماعی مفاد کی خاطر اپنے شخصی و ذاتی مقاصد و اغراض پر پانی پھر نا گوارہ کریں۔ انسان کی عام ذہنیت اُس کو اغراض شخصیہ کی چار دیواری میں محدود رکھتی ہے۔ اور اُس کی افتاد طبع یہ ہے کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کے مقابلہ میں دنیا کی کسی چیز کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ کرے اور پھر تنگ نظری یہ ہے کہ وہ دوسرے انسان کو بھی اپنے ہی اوپر قیاس کر کے اُسکے طرزِ عمل کو اپنے زاویہ نظر اور معیارِ ذہنیت سے جانچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح نتائج کے نکالنے میں وہ ٹھوکریں کھاتا ہے اور غلطیاں کرتا ہے جس کی ذمہ دار اُس کی پست ذہنیت ہے اور کچھ نہیں۔ حالانکہ عقل و تدبر کا اقتضا یہ ہے کہ بلند افراد کے طرزِ عمل کو اُن کی شایانِ شان بلند ذہنیت کے مطابق اور پست افراد کے طرزِ عمل کو اُن کے نقطۂ نظر کے مطابق جانچا جائے لیکن عام طور سے ایسا نہیں ہوتا ہے۔

انسان کی بلند ترین صفت یہ ہے کہ جب مفاد شخصی اور مفاد نوعی و اجتماعی میں تصادم ہو تو مفاد اجتماعی کو مقدم رکھا جائے انسان کی بلند صفت یہ ہے کہ وہ فرض شناسی کو ہر مقام پر مقدم رکھے اگرچہ وہ اُس کے کسی نفسانی جذبے کے خلاف ہو۔

ہر امر میں ذاتیات کا مدنظر ہونا اور اپنی نفسانی اغراض کو ہر بات میں داخل کرنا یہ پست فطرت و پست طبیعت افراد کا کام ہی جن میں حیوانیت کا عنصر انسانیت سے زیادہ کارفرما ہوتا ہی۔ لیکن افسوس یہ ہی کہ دنیا بلند افراد کے طرزِ عمل کو ہمیشہ اپنی ذہنیت کے ماتحت دیکھتی ہی اور اُس سے نتیجہ غلط نکالتی ہی"

اسی سلسلہ کی ایک کڑی مولوی عبدالغنی صاحب معلم محمڈن اسکول پٹنہ سیٹی کی ذات ہی کہ وہ اجماعی مسئلہ جو تمام کتبہائے فقہ میں مصرح اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہی اس سے الگ ہو کر خلیج اختلاف بین المسلمین کی تخم ریزی شروع کر دی ہی۔ اور اپنا تفوق اور اپنی ذاتی وجاہت کو اجاگر کرنے کے لئے پست فطرت افراد کی طرح سعی پیہم کر رہے ہیں اور اسی سلسلہ میں تمام ائمہ کرام کی تصریحات کو غلط اور رسول اللہ کی حدیث کا غلط ترجمہ اور غلط تاویلیں کر کے مسلمانوں کو دینِ حنیفی سے علیحدہ کر کے گمراہ کن راستہ پر لے جانا چاہتے ہیں اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس سلسلہ میں ان کی جو تحریریں مجھ تک پہونچی ہیں اُس کا رد مع تنقیح مسئلہ عام مسلمانوں کی آگاہی کے لئے رسالہ کی صورت میں نذرِ ناظرین کیا جائے کہ کم علم مسلمان دھوکہ نہ کھائیں" اور مسئلہ کی اہمیت سے بھی آگاہ ہو جائیں۔ یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ بہت سے ایسے مسائل یا اکثر ایسی سنتیں بھی ہیں جن پر کسی زمانہ میں عمل کیا گیا اور کبھی عوام و خواص کی بے توجہی سے ایسا متروک ہوا جیسے اُس کا وجود ہی نہیں لیکن زمانہ کی انقلابی تاریخ ہماری رہبری کرتی ہی نیز سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یوں ہماری رہنمائی کرتا ہی۔ من احیی سنتی فقد احبنی ومن احبنی

فقد احب اللہ یعنی جس نے مری مردہ سنت زندہ کی اُس نے مجھے
محبوب رکھا اور جس نے مجھے محبوب رکھا اُس نے اللہ کو محبوب رکھا۔
جس سے صاف عیاں ہے کہ بہت سی سنتیں ایسی بھی ہونگی جو بعض زمانہ میں
مسلمانوں کی بے توجہی کے باعث مسلمانوں کی معمول بہا نہ رہینگی پھر کچھ
لوگ ایسے تیار ہوں گے جو میری مردہ سنتوں کو زندہ کرینگے یعنی پھر اُس متروک
سنت پر عامل ہونگے اور ایسے لوگ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے محبوب لوگوں میں ہونگے یہی صورت مسئلہ مبحوث عنہا کی ہے کہ دیگر بلاد یعنی
یو۔پی۔ بنگال وغیرہ میں علماء حقانی نے عرصہ دراز سے اِس مردہ سنت کو جاری
کر دیا ہے اور اسی پر عمل پیرا ہیں کہ جماعت سے جن مسجدوں میں پنجوقتی نمازیں ہوتی
ہیں وہاں تمام مصلی اپنی صفیں درست کر کے بیٹھے رہتے ہیں جب مکبر الفاظ
تکبیر کہتا ہوا حی علی الفلاح کے جملہ پر پہونچتا ہے تو تمام مصلی کھڑے ہو جاتے ہیں
اور الفاظ تکبیر ختم ہونے کے بعد امام تکبیر تحریمہ کہتا ہے۔ لیکن ہمارا صوبہ بالخصوص
صوبہ کا مرکز پٹنہ اس سعادت سے محروم تھا کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ علماء حق نے اس
مردہ سنت کو زندہ کیا۔ لیکن سٹی میں کچھ لوگ اس عمل سے گھبرائے کہ یہ چیز تو
پہلے کے علماء نے نہیں کیا اور نہ ہم لوگوں نے کسی سے سُنا۔ بیشک تحیر کا مقام
ہونا ہی چاہئے لیکن جب اُنہیں بتایا گیا کہ کسی مسئلہ یا کسی سنت پر ہم لوگ
عمل نہ کریں تو اُسکے وجود سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے فقہ کی تمام کتابیں اسکی
تصریح سے بھری پڑی ہیں۔ تو عوام نے خاموشی اختیار کی لیکن مولوی عبدالغنی
صاحب معلم محمڈن اسکول نے مرے بعض ملنے والوں سے کہا کہ یہ فقہی مسئلہ ہے

اِس کو ہم اُس وقت تک نہیں تسلیم کریں گے جب تک کوئی حدیث نہ دکھائی
جائے۔ چنانچہ مجھسے مرے ملنے والوں نے درخواست کی تو اُن کی طلب پر
مسلم شریف کی حدیث عن ابی سلمۃ وعبد اللہ بن ابی قتادۃ رضی
اللہ عنہما قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ
فلا تقوموا حتی ترونی" یعنی ابوسلمہ اور عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ
عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جایا
کرے تو تاوقتیکہ مجھے (مصلی پر) دیکھ نہ لیا کرو اٹھا مت کرو۔ اور قول
حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نیز شوافع واحناف کا
اختلاف پھر جمہور علماء کا عمل درآمد جس کی تصریح علامہ نووی نے مسلم شریف کی مسطورہ
بالا حدیث کے تحت بایں الفاظ کی ہی لکھکر بھیجدیا تصریحات علامہ نووی یہ ہیں "واعلم ان
بلالاً رضی اللہ عنہ کان یراقب خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حیث لا یراہ غیرہ او الا القلیل فعند اول خروجہ یقیم ولا
یقوم الناس حتی یروہ۔ یعنی آگاہ ہوجاؤ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ سے نکلنے کو اس طرح اہتمام کے ساتھ دیکھتے
کہ وہ دوسرے صحابہ نہیں دیکھا کرتے الا ما شاء اللہ تو جیسے ہی حجرہ مبارکہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے حضرت بلال اقامت (تکبیر) شروع کر دیتے اور
کل صحابہ بیٹھے رہتے پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مصلی پر جلوہ افروز پاتے
سب صحابہ کھڑے ہوجاتے۔ واختلف العلماء من السلف فمن بعدھم
متی یقوم الناس للصلوٰۃ ومتی یکبر الامام فمذہب الشافعیۃ
رحمۃ اللہ علیہ وطائفۃ یستحب ان لا یقوم احد حتی یفرغ المؤذن

من الاقامة، وقال ابوحنیفة رحمۃ اللہ علیہ والکوفیون یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوۃ فاذا قال قد قامت الصلوۃ کبر الامام وقال جمھور العلماء من السلف والخلف لا یکبر الامام حتی یفرغ الموذن من الاقامۃ" یعنی علماء سلف اور بعد کے علماء کا اختلاف رہا کہ نمازی نماز کے لئے کب کھڑا ہو اور امام کس وقت تکبیر تحریمہ کہے، تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ جب تک موذن اقامت نہ کہہ لے اُسوقت تک کوئی نمازی نہ کھڑا ہو۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور کوفیوں کا مذہب یہ ہے کہ جب مکبر حی علی الصلوۃ کہے تو لوگ صفوں میں کھڑے ہوجائیں اور مکبر قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہے" اور جمہور علماء سلف وخلف کا یہ خیال ہے کہ موذن جب اقامت سے فارغ ہوجائے تو امام تکبیر تحریمہ کہے" انصاف کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مطالبہ پورا کر دیا گیا تھا بس رسول اللہ کی حدیث پڑھتے اور آمنا وصدقنا واطعنا کہتے، لیکن یہ ایمان والوں کی نشانی ہے کہ وہ فرمان رسول کو پاکر عملی اقدام کریں مگر جو لوگ دنیاوی وجاہت کے تحصیل میں ایمان فروشی ایک معمولی بات سمجھتے ہیں وہ کب گردن اطاعت ختم کریںگے بس ایک دوسری حدیث بے سوچے سمجھے تحریر کردہ حدیث کے خلاف اپنے زعم کے مطابق لکھ کر ایک ورقی خط کی صورت میں باضافہ تجہیل غیرہ وغیرہ وغیرہ بھیجدیا۔ جس کا جواب معہ نقل تحریر ہدیہ ناظرین ہے ملاحظہ کریں اور سائل کی تحریر سے خود اندازہ کریں کہ جس میں عربی کے دن رات کے مستعمل الفاظ کے ترجمے

بھی صلاحیت نہیں وہ حدیث دانی کا دعویٰ کرے اور اجماعی مسائل میں اختلاف بین المسلمین کی بیج بوئے وہ کہاں تک جادہ حق پر گامزن ہی اور ناظرین خود ہی فیصلہ کرلیں کہ ایسا شخص بھی اس قابل ہی کہ کسی مذہبی دینی معاملہ میں اُس کا قول یا رائے قابل قبول ہو۔

نقل تحریر

ایک حدیث ہی جو نعمان ابن بشیر سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صفوں کو جب ہم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو کر اقامت پڑھتے تو سیدھی کرتے اور جب ہم لوگ سیدھے صف ہوجاتے تو آپ تکبیر تحریمہ باندھتے اس سے شارع علیہ السلام کے علاوہ کسی صحابی کا اقامت کے شروع ہونے سے پہلے بیٹھنا ثابت نہ ہوا بلکہ کھڑا ہوجانا مسنون اور باعث ثواب ہی۔

ایک حدیث ہی کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو آپ نے مصلیوں کو فرمایا کہ تم لوگ کھڑے نہ ہو جب تک مجھکو آتے نہ دیکھ لو۔ ظاہراً یہ پہلی حدیث کے خلاف و متعارض ہی جس کا دفعیہ چند صورتوں سے ممکن ہی، اولاً پہلی حدیث عملی ہی اور دوسری قولی ہی، حدیث عملی کو قولی پر ترجیح ہوتی ہی۔ ثانیاً جب دوسری حدیث سے خود آنحضرت کا بیٹھنا ثابت نہ ہوا تو صحابہ کرام کو منع فرمانا وقتی مصلحت پر محمول ہوگا۔ وجہ یہ تھی کہ حضور پرنور کو اپنی مشغولیت کی وجہ سے بعض اوقات نماز میں شروع اقامت کے وقت ہی مسجد میں تشریف لانے کا موقع نہ ہوا۔ اور جب حی علی الصلوٰۃ کے وقت اپنے حجرہ شریف سے نکلے تو دیکھا کہ مقتدیان کھڑے ہیں۔ یہ منظر حضور پرنور کو لطور انکساری و تواضع پسند نہ آیا

اور یہ بھی اندیشہ ہوا کہ اقامت صلوٰۃ کے وقت مصلیوں کے قلوب میں میری
تعظیم و تکریم جانشین نہ ہو جائے اور ویسی تعظیم متصور نہ ہو جیسی یہود و نصاریٰ
اپنے عظماء کی کرتے تھے اسی لئے فرمایا لاتقوموا حتی ترونی۔ علاوہ ازیں
تکبیر تحریمہ کے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی پر بیٹھنا ثابت نہ ہوا جیسا کہ
آج کل جاہ پسند علماء نے رائج کرنا چاہا ہے اور نہ کسی دوسری حدیث سے" ثالثاً
صاحب ترمذی نے اس کی بعض سند کو مجہول قرار دیا ہے جس سے امکانِ
ضعف پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم۔ رابعاً یہ نہی استحسانی ہے یعنے کھڑا ہونا گناہ
نہیں اور بیٹھنا باعث ثواب۔ بلکہ مری انقص رائے یہ ہے کہ کھڑا ہونا
زیادہ مسنون ہے تاکہ کسی امام کو تفضل و استکبار و عظمت شان کے مظاہرہ
کا موقع نہ ہو۔ اور تسویۃ الصف کے وقت مساوات اسلامی کا نقشہ کھچا ہو جناب
حدیث دانی بازیچۂ اطفال نہیں ہے اور نہ اس ناچیز کو دعوی اس کی تحصیل و تکمیل
مسلم الثبوت محدثین کی صحبت اٹھانے ہی سے ہو سکتی ہے۔ ایں سعادت بزور
بازو نیست، واللہ اعلم بالصواب"

نوٹ:۔ صلوا کما رأیتمونی" کے بموجب حدیث عملی کو ترک کرنا خطرہ معصیت
ہے، وما علینا الا البلاغ واللہم اھد"

عبارت حدیث:۔ عن النعمان ابن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوٰۃ فاذا استوینا کبر ای للتحریمۃ
عن ابی سلمۃ وعبد اللہ بن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی"

عبد الغنی معلم مدرسہ اول

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوۃ فاذا استوینا کبر، ای للتحریمۃ

ایک حدیث ہے جو نعمان ابن بشیر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صفوں کو جب ہم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوکر اقامت پڑھتے تو سیدھی کرتے اور جب ہم لوگ سیدھے صف ہوجاتے تو آپ تکبیر تحریمہ باندھتے اس سے شارع علیہ السلام کے علاوہ کسی صحابی کا اقامت کے شروع ہونے سے پہلے بیٹھنا ثابت نہ ہوا بلکہ کھڑا ہوجانا مسنون اور باعث ثواب ہے“

مولوی صاحب، آپ نے مسطورہ بالا حدیث کا جو ترجمہ لکھا ہے وہ غلط اور خلاف محاورہ استعمال ہے، پھر نقل حدیث میں بھی تحریف سے کام لیا یعنی یسوی کے بعد لفظ یعنی کو حذف کردیا پھر اذا قمنا للصلوۃ کو الی الصلوۃ لکھ مارا پھر کبر کے بعد ای للتحریمۃ کا اپنی طرف سے اضافہ کیا یہ روایت صرف ابوداؤد میں ہے اسی کتاب سے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ میں نقل کیا ہے اور ان دونوں کتابوں میں نہ للصلوۃ کی جگہ الی الصلوۃ ہے اور نہ ای للتحریمۃ ہے، ملاحظہ ہو۔ خط کشیدہ جملوں کو دیکھئے اور منفعل ہوجیے، ہمارے صفوں کو، مترجم صاحب، آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ لفظ صفوں جو صف کی جمع ہے مذکر ہے یا مونث، لیجئے میں بتائے دیتا ہوں کہ لفظ صفوں مونث ہے، آپ کو یوں لکھنا تھا ہماری صفوں کو،

اقامت پڑھتے، مثل مشہور ہی کہ کسی چوہے کو ایک ہلدی کی ڈلی ملگئی تو کہنے
لگا، انا پنساری، قربان جائے آپ کی حدیث دانی کے کہ اذا قمنا
الی الصلوۃ، کا ترجمہ اقامت پڑھتے لکھ مارا، غلط تو اس وجہ سے کہ اذا
قمنا الی الصلوۃ، کا صحیح ترجمہ یہ ہی کہ جب ہم لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوتے،
اور اگر بالفرض محال آپ کی حدیث دانی پر محمول کر بھی لیا جائے تو محاورہ کے
خلاف ہی کہ اقامت پڑھنا نہیں بولا جاتا، بلکہ اقامت کہنا بولا جاتا ہی۔
پھر طرفہ یہ کہ حنفیوں کے یہاں تو تکبیر پنجوقتی نماز میں موذن ہی کہتا ہی جو ایک ہی
ہوتا ہی پھر یہ صیغہ جمع کا ہم لوگ اقامت پڑھتے، کیا معنی؟ یہ تو آپ کی اختراع
(گڑھنت) ہی، حنفیہ شافیہ مالکیہ حنبلیہ کے یہاں عام طور پر چونکہ مختصر جماعت ہوتی
ہی موذن ایک ہی ہوتا ہی، آپ کا جملہ ہم لوگ اقامت پڑھتے، کچھ اور کہتا ہی، تو لگے
ہاتھ یہ بھی ظاہر کر دیں کہ آپ کا دین ان چاروں سے الگ ہی تو قصہ ہی چکے
جائے، پھر اس حدیث کو اپنے فرضی تخیلات کے ثبوت میں پیش کرنا جہالت بالائے
جہالت، شرم شرم، مولوی صاحب ایسا غلط ترجمہ اور وہ بھی حدیث کا جس سے
تغایر مفہوم ہو الاماں، کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہیں، اور کیا
افترا کرنیوالوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہی، کیا فلیتبوء مقعدہ من النار، کا
محل و مقام اور ہی، العیاذ باللہ، پھر غلطی بھی ایسی کہ شرح مائۃ و ہدایۃ النحو
پڑھنے والا طالب علم بھی ایسی صریح غلطی نہیں کرتا یہ آپ کی حدیث دانی کی
درخشانی ہی، یہ منہ اور مسور کی دال، اور جب ہم لوگ سیدھے صف ہو جاتے،
مولوی صاحب عربی دانی حدیث دانی تو بڑی چیز ہی، پہلے کسی اردو داں سے

اردو ہی لکھنا بولنا سیکھ لیجیے پھر کسی کی تجہیل کیجئے، ہم لوگ سیدھے صف
ہو جاتے، یہ تو پہاڑی مینا کی بولی ہے، یا اردو کی ٹانگ توڑی ہے، مولوی صاحب
یوں لکھنا تھا، جب ہم لوگ اپنی صفیں سیدھی کر لیتے، کبر ای للتحریمۃ،
کا ترجمہ، تکبیر و تحریمہ باندھتے، کر ڈالا، جو سراپا غلط اولاً تو اس وجہ سے کہ
کبر کے معنی تکبیر کی، لیکن چونکہ یہ لفظ جزائے شرط ہے اس لئے ترجمہ تو تکبیر کہتے، ہوگا
اور چونکہ تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ ہے اسی لئے شارح نے، ای للتحریمۃ، لکھا، کہئے
مولوی صاحب آپ نے کبر کا ترجمہ کیا ہے یا کبر ای للتحریمۃ کا جو شق بھی اختیار کیجئے
وہ غلط ہے، ثانیاً ای للتحریمۃ، الفاظ حدیث نہیں ہیں بلکہ شارح نے کبر کا مطلب
واضح کیا ہے، اور اغلب یہی ہے کہ خود آپ ہی نے اضافہ کیا کیونکہ یہ حدیث ابوداؤد
شریف کی ہے اور اس میں یہ لفظ موجود نہیں، ورنہ آپ جیسے حدیث دانی کا دعویٰ
کرنے والے یوں ترجمہ کر دیتے کہ جب ہم لوگ سیدھے کھڑے ہو جاتے تو مکبر تکبیر
کہتا، ثالثاً ترجمہ کے بعد جو مطلب بیان کیا وہ بھی مرے دعویٰ کا ثبت، جادو وہ جو
سر چڑھ کے بولے، اس سے شارع علیہ السلام کے علاوہ کسی صحابی کا اقامت کے
شروع ہونے سے پہلے بیٹھنا ثابت نہ ہوا، مولوی صاحب آپ کی اس تحریر سے تو فی الجملہ
اتنا تو ثابت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہا کرتے تھے اور یہ ہمارے
مدعا کے مفید ہے نہ آپ کے، زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجیے دہن بگڑا، رابعاً
پھر ترجمہ یہ اضافہ کہ کسی صحابی کا اقامت کے شروع ہونے سے پہلے بیٹھنا ثابت
نہ ہوا، یہ آپ کی حدیث دانی کا درخشاں نشان ہے، اذا قمنا الی الصلوٰۃ خود
شاہد عدل ہے کہ صحابہ مسجد میں آکر بیٹھ رہتے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حی علی الفلاح پر اُٹھتے، بقول آپ کے جو آپ نے ترجمہ پر اضافہ کیا ہے کہ
شارع علیہ السلام کے علاوہ، اور بقول ائمہ عظام اور بقول مؤذنِ رسول اللہ
حضرت بلال عند اول خرجہ تقیم ولا یقوم الناس حتی یرو ہ، حی علی الفلاح
کہے جانے کے وقت مصلیٰ پر تشریف لاتے۔ تو بعد حی علی الفلاح کہے جانے کے رسول
اللہ صفیں درست فرماتے اور جب صفیں درست ہوجاتیں تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے
خامساً آپ کی اضافہ کردہ عبارت سے تو یہی عیاں ہے کہ علاوہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ کھڑے رہتے، یعنے رسول اللہ تو بیٹھے رہتے اور صحابہ کھڑے رہتے،
تو فعل مسنون بیٹھنا ثابت ہوا نہ کھڑا ہونا، سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش، نیز
آپ کی اسی تحریر سے ظاہر ہوا کہ حی علی الفلاح سے قبل بیٹھنا فعل رسول اور
اور مسنون اور باعث ثواب ہوا نہ حی علی الفلاح کے قبل کھڑا رہنا" سادساً
ایک حدیث ہے کہ جب نماز کے لئے الخ آپ کی تحریر سے ثابت ہوچکا کہ قبل حی
علی الفلاح بیٹھنا ہی فعل مسنون اور فعل رسول ہے تو یہ حدیث پہلی حدیث کے معارض
ہی نہ ہوئی کہ اس دوسری حدیث جس میں ابتدائے اقامت سے سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کو منع فرمایا ہے، سابعاً آپ نے جو فرضی توجیہ کی وہ تمام
کی تمام ہباءً منثورا ہوگئی ثامناً پہلی حدیث میں ترجمہ پر اضافہ کرکے گویا یہ لکھ مارا
کہ صحابہ تو کھڑے رہتے تھے اور رسولِ خدا بیٹھے رہتے تھے۔ اس طرح حکم رسول سے
سب صحابہ کا عملی انکار ثابت کرکے اپنا اور اپنے حواریین کا ایمان برباد کیا، اور
دوسری حدیث میں لکھ مارا کہ خود آنحضرت کا بیٹھنا ثابت نہ ہوا، سچ ہے دروغ
گو را حافظہ نہ باشد، تاسعاً اس دوسری حدیث کی فرضی اور خود ساختہ پرداختہ

توجیہ کہ اولاً تو پہلی حدیث عملی ہے اور دوسری قولی ہے الخ، مولوی صاحب پہلی حدیث
کے عملی اور دوسری کے قولی ہونے کا ثبوت ندارد ہے، اور آپ تو مسلم الثبوت محدثین
کی صحبت اٹھا چکے ہیں کیوں سچ ہے نہ، دعویٰ بلا دلیل قبول خرد نہیں، مولوی صاحب
آپ کی حدیث دانی نرالی ہے کہ تمام محدثین کا تو اتفاق ہے کہ حدیث قولی کو ترجیح حدیث
عملی پر ہوا کرتی ہے مگر آپ نے جن مسلم الثبوت محدثین کے آگے زانوئے ادب موڑا وہ
بھی آپ ہی کے افتاد طبع کے ہم آہنگ تھے جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ عاشرہ

مولوی صاحب ہوش میں آیئے یہ کیا لکھدیا کہ اپنی مشغولیت کی وجہ سے بعض اوقات

نماز میں شروع اقامت کے وقت ہی مسجد میں تشریف لانے کا موقع نہ ہوا اور جب حی

علی الصلوٰۃ کے وقت اپنے حجرہ شریف سے نکلے تو الخ کیا اس جملہ اپنی مشغولیت کی وجہ
سے الخ سے توہین رسول نہیں ہے، العیاذ باللہ کل قیامت میں رسول خدا کو منہ دکھانا ہے
ہوش میں آئے کلمات کفریہ نہ اُترے، مولوی صاحب کیا کسی حدیث کی کتاب کہ حدیث دانی
کا زعم ہے کوئی حدیث پیش کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارکہ سے
حی علی الفلاح کے وقت نکلے یہ کیا افترا نہیں بہتان نہیں اور کیا اپنی نفسانیت کے
متوالے یہ جہنمی نہیں ہو گئے پڑھئے حدیث من کذب علی متعمداً فلیتبوء مقعدہ
من النار، کے ہاتھ قرآن کی یہ آیۃ مبارکہ بھی تلاوت کیجئے وتعزروہ وتوقروہ و
تسبحوہ بکرۃ واصیلا، یہ کس کی تعظیم توقیر کا حکم دیا جارہا ہے، علماء اہل سنت کے
نزدیک تو دن رات کے چوبیس گھنٹے میں ہر مسلم جو سانس لیتا ہے اس کا کوئی گھنٹہ کوئی
ساعت کوئی منٹ کوئی سکنڈ توقیر و تعظیم رسول سے خالی نہیں ہونا چاہئے اگر ایک سکنڈ کیلئے
بھی رسول کی تعظیم و تکریم سے کسی مسلم کا دل خالی رہا تو وہ مسلم نہیں اس کے اعمال حبط اور کردہ

اشقیا و کفار میں داخل ہو گیا۔ ہاں یہ تو دیوبندیوں نجدیوں کے دین میں ہے کہ نعوذ
باللہ اگر نماز میں رسول اللہ کا خیال آجائے تو بدرجہا گائے بیل چوپایوں کے
خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ آخر دل کی بات زباں پر آہی گئی نہ تو یوں
کھل کر کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہم تو دیو کے بندے ہیں ہم امام ابو حنیفہ امام شافعی
امام مالک امام حنبل کو کیا جانیں کہ یہ چاروں تو امام برحق ہیں میرا خدا تو میری نفسانیت
ہے، ارأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ، مولوی صاحب کیا یہ رسول کا قول نہیں
ہے کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی۔ یعنے جب اقامت کہی جائے
تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو مت اٹھو، مولوی صاحب، ذرا سنبھل جائے، چھوٹا منہ بڑی بات
کو ہمیشہ یاد رکھئے آج کل جاہ پسند علما نے رائج کرنا چاہا ہے" مغز بادام کھائے اور
روغن بادام سر پر رکھئے، شارع علیہ السلام کے علاوہ کسی صحابی کا اقامت کے الخ،
سے خود ثابت کر چکے کہ رسول اللہ تو بیٹھے رہتے تھے اور صحابہ کھڑے رہتے اور پھر لکھا کہ
علاوہ ازیں تکبیر تحریمہ کے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی پر بیٹھنا ثابت نہ ہوا جیسا
کہ آج کل جاہ پسند علما نے رائج کرنا چاہا ہے، حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح یا
قد قامت الصلوٰۃ پر اٹھنا یہ جاہ پسند علما کا فعل نہیں ہے بلکہ حضرات صحابہ کرام
فقہاء عظام ائمہ و علماء حق کا فعل ہے، جہالت سے توبہ کیجیے جھوٹ بول کر خدا کی
لعنت مت مول لیجئے۔ کان انس رضی اللہ عنہ یقول اذا قال المؤذن
قد قامت الصلوٰۃ یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ، جب موذن قد قامت
الصلوٰۃ کہتا تو آپ کھڑے ہوتے، اور یہی قول احمد کا بھی ہے، وقال ابو حنیفہ
رضی اللہ والکوفیون یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوٰۃ،

یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور کوفیوں کا یہی عمل رہا کہ جب مکبر حی علی الصلوۃ کہتا تب صف میں کھڑے ہوتے، وعند الشافعی یستحب ان لا یقوم احد حتی یفرغ المؤذن من الاقامۃ۔ یعنی حضرت امام شافعی کے نزدیک یہی مستحب ہے کہ جب تک مؤذن اقامت نہ کہہ لے کوئی بھی کھڑا نہ ہو، کہیے یہ حضرت انس حضرت امام اعظم حضرت امام شافعی وغیرہم آج کل کے جاہ پسند علما ہیں اور آپکے ہمعصر ہیں، مولوی صاحب ابھی تو ہم آپ کے مطالبہ پر حدیثیں پیش کر رہے ہیں، لیجیے ایک حدیث اور ملاحظہ ہو عن جابر بن سمرۃ قال کان بلال یؤذن ثم یمھل فاذا رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوۃ، ابو داؤد شریف یعنی جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال اذان کہہ کر ٹھہر جاتے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرہ مبارکہ سے نکلتے دیکھ لیتے تب اقامت کہتے "لا یقیم حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا راہ اقام حین یراہ رواہ مسلم والبیہقی" یعنی حضرت بلال جب رسول اللہ کو نکلتے دیکھ لیتے تب اقامت کہتے، قال محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا طلحۃ بن مطرف عن ابراھیم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح فانہ ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا الی ان قال، قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ، یعنی محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے امام اعظم نے حدیث بیان کی کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو نمازیوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ کھڑے ہو کر اپنی صفیں درست کریں الخ اور پھر محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی مسلک امام اعظم کا ہے اسی پر میرا عمل ہے، (کتاب الآثار امام محمد) وابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ احتج بحدیث عمر رضی اللہ عنہ،

فانہ بعد فراغ المؤذن من الاقامۃ کان یقوم المحراب، یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ وہ محراب میں اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن اقامت سے فارغ ہو جاتا، یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلاثۃ (ذخیرہ) یعنی امام اور مقتدی نماز کے لئے اس وقت کھڑے ہوں جب موذن حی علی الفلاح کہے یہی امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ تعالی کا مذہب ہے یہی مضمون جملہ کتبہائے فقہ میں مصرح ہے جیسے بدآئع جلد ۱ تنویر الابصار در مختار رد المختار کنز نور الایضاح والاصلاح والظہیریہ ذخیرہ طحطاوی علی مراقی الفلاح مضمرات ملتقی الابحر شرح مجمع الانہر محیط ہندیہ عالمگیری فتاوی بزازیہ بحر الرائق عنوان المذہب وقایہ نقایہ والحاوی دار الحکام شرح غرر الاحکام فتح المعین شرح ملا مسکین جامع الرموز تبیین الحقائق شرنبلالیہ عمدۃ الرعایہ فتاوی رضویہ مبسوط امام سرخی وغیرہ، اور جب فقہائے کرام کی عبارتیں سامنے آجائیں گی تو بہت ممکن ہے کہ دم بخود ہو جاتے یا بستر علالت پر ہمیشہ کے لئے لیٹ جائیے، چالیس کتبہائے فقہ کی عبارتیں تو فی الفور پیش کی جاسکتی ہیں اور اور تجسس تفحص پر ستر اور بھی ممکن، مولوی صاحب، یہ سب صحابہ ائمہ فقہا آج کل کے جاہ پسند علما ہیں جو رائج کرنا چاہتے ہیں، یہ سفید جھوٹ لکھتے وقت قرآن کی ایت لعنت بھی یاد نہ پڑی لاحول ولا قوۃ الا باللہ، مولوی صاحب دیوبندیو نجدیوں کے دین سے توبہ کیجئے رسول اللہ کے نظر کرم کے امیدوار بنئے رسول اور رسول کے فرمان کی تعظیم و توقیر کیجئے تو سب ٹھیک ہے ورنہ خسران مبین ہے

امیدوار ہے، ثالثاً ترمذی نے اس کی بعض سند کو مجہول قرار دیا ہے جس سے امکان ضعف پیدا ہوتا ہے، مولوی صاحب یہی حدیث دانی ہے اور اِسی پر دوسروں کی تجہیل کے درپے ہیں، بعض سند کے مجہول ہونے سے امکانِ ضعف پیدا ہو جاتا ہے، یہ تو اجماعی مسئلہ ہے کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں قابلِ قبول ہے پھر اگر ضعف پیدا ہی ہوگیا تو کون سا حرج ہوگیا اور کیا نقصان، مولوی صاحب حدیثِ ضعیف جب متعدد طرق سے روایت کی جائے تو وہ ضعیف نہیں رہتی بلکہ اتنی قوی ہو جاتی ہے کہ اُس کا شمار مشہور میں ہوتا ہے کہیے عمر بھر کی کمائی آنِ واحد میں گنوائی، پھر حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے آپ کی رائے اور وہ بھی انقص کس شمار میں ہے، بلکہ میری رائے انقص یہ ہے کہ کھڑا ہونا زیادہ مسنون ہے زیادہ مسنون ہے کی تعریف جتنی بھی لکھی جائے کم ہے، مردان چنیں کنند، کیا علم الصیغہ بھی طاق نسیاں پر رکھدیا یا پڑھے نہ لکھے نام میاں فاضل، اب بھی اگر صلاحیت ہو علم الصیغہ کھولئے ورق گردانی کیجئے اور اسم تفضیل کی بحث سمجھ کے پڑھئے کہ تفضیل میں ہمیشہ زیادتی بلحاظ دیگر ہوا کرتی ہے تو جب آپ کے زعم کے مطابق کھڑا ہونا زیادہ مسنون ہے تو بہر حال علی سبیل التنزل بیٹھنا کم درجہ ہی کا صحیح مسنون تو ہوا اور یہ آپ ہی کے نوشتہ زیادہ مسنون سے ثابت ہوا، اور پہلے لکھا کہ رسول اللہ کا بیٹھنا ثابت نہ ہوا، کہیے ہے کوئی توجیہ، اک مصیبت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا ؛ پڑ گئی کیسی مصیبت مرے اللہ بڑی مرت پکار اٹھے گا، ہوش میں آئیے آپ کے جملہ زیادہ مسنون ہے نے کیسا چاروں شانہ چت کیا، پھر زیادہ مسنونیت کی دلیل کو تو

آپ کے جواب میں شاید آب زر سے لکھیں گے، تاکہ کسی امام کو تفضل و استکبار و عظمت کے
مظاہرہ کا موقعہ نہ ہو، مولوی صاحب لفظ امام ہی سے عظمت ظاہر ہے اور لفظ امام
ہی مظاہرہ کر رہا ہے کہ مصلیوں سے آگے امام ہے اور امام ہی کے اشارے پر رکوع
سجود قعود ہو رہا ہے اور اگر مقتدی اتباع امام نہ کرے تو مقتدیوں کی نماز ہی چوپٹ
ہو جائے، جناب نے حدیث دانی ملاحظہ کی، سچ ہے این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ، مولوی صاحب خوب یاد رکھئے لحوم علماء اہل السنۃ
مسمومۃ، ان سے الجھنا اپنی بھرم کھونی یا لٹیا ڈبونی ہے، آخر میں یہ بھی
بتائے دیتا ہوں کہ یہ قسط دوم ہے جس میں کلہ بکلہ جواب دیا گیا اور ایسے
جواب پر آپ ہی کی تحریر نے آمادہ کیا ورنہ جواب کا یہ طرز نہ ہوتا، ہاں یہ
بھی یاد رہے کہ تحریر کا جواب تحریر سے پھر قلمی کا قلمی سے مطبوعہ کا مطبوعہ سے
خط کا خط سے رسالہ کا رسالہ سے دیا جائے گا۔ اگر تاب مقابلہ آپ اور آپکے
اعوان و انصار میں ہو تو تیسری قسط لکھ دیکھیں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

فقیر الی المولیٰ تعالیٰ

(سید شاہ) ابو سلمان محمد عبد المنان مظہر قادری چشتی منعمی ابو العلائی غفرلہ الہادی
مفتی شہر و صدر مدرس مدرسہ عربیہ محمدیہ عظیم آباد پٹنہ سیٹی یکم ستمبر ۱۹۵۱ء یوم شنبہ

اسلامی پریس
پٹنہ سیٹی
میں
ہر قسم کی لکھائی اور چھپائی کا کام ہوتا ہے
ایک بار
تشریف لاکر
تجربہ کیجیے
KBOPL
5124